بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

آزاد کشمیر اسمبلی میں مرزائیت کے خلاف ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزائیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت دے۔ اس قرارداد کا پاس ہونا تھا کہ پورے ملک سے داد و تحسین کا ایک طوفان امڈ پڑا اور ہر چہار جانب سے حکومت اور اسمبلی کو مبارکبادیں ارسال کی جانے لگیں یہاں تک کہ پاکستان کے دوسرے علاقوں میں اسی بنا پر حکومت کے لیے ایک مسئلہ پیدا ہو گیا اور اسی سبب سے آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت کو ہٹانے کی کوششیں کی جانے لگیں اور سطور ذیل آپ تک پہنچتے ہوئے نہ جانے حالات کون سی کروٹ لے چکے ہوں۔ لیکن بہرحال اس سارے قضیہ سے ایک بات ضرور ابھر کر سامنے آگئی اور وہ یہ کہ پاکستان کی عظیم مسلم اکثریت کے دلوں میں مرزائیت کے لیے کس قدر نفرت اور حقارت کے جذبات پائے جاتے ہیں اور ان ہی جذبات کے اظہار نے ایک مرتبہ پھر اس چیز کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا کہ مسلمانوں کو اپنے سرور گرامی رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عقیدت و محبت اور پیار ہے اور ان کی ردائے نبوت کی طرف دست دراز کرنے والوں سے کس قدر بغض اور غصہ و نفرت ہے۔

مرزائیت کے بارہ میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ یہ اپنی تمثیل و نظیر بہائیت کی طرح رسالت محمدی کے خلاف استعماری قوتوں کی ایک بہت بڑی سازش ہے جسے انہی

طاقتوں نے اپنے مقاصدِ مذمومہ کے حصول کے لیے جنم دیا تھا اور وحدت اسلامی کو پراگندہ اور پارہ پارہ کرنے کے لیے ہنوز ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔

ہم نے مرزائیت اور بہائیت کے بارہ میں لکھی ہوئی اپنی عربی کتابوں میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا ذکر اور تجزیہ کیا ہے کہ آج بھی اسلام کے نام پر تکوین دیئے گئے دونوں نئے دین؛ صرف ان علاقوں میں پرورش پا رہے ہیں جو انگریزی استعمار کے پنجہ خونیں کا شکار بنے رہے ہیں اور جہاں جہاں انگریزی استعمار کی رسائی نہیں ہوئی وہاں وہاں ان کی باریابی بھی نہیں ہو سکی

مرزائیت برصغیر پاک و ہند سے باہر افریقہ کے صرف ان ممالک میں کسی حد تک پہنچنے کی کوششوں میں مشغول و مصروف ہے جو انگریزی استبداد اور بربریت کی آماجگاہ رہ چکے ہیں افریقہ کے کسی دوسرے ملک میں اس کا نام و نشان تک نہیں ملتا اور یہ بندہ و آقا کے درمیان رشتہ و تعلق کی ایک ادنیٰ علامت ہے اسی طرح مشرق وسطےٰ میں بھی اس کا ایک ہی مؤثر مرکز ہے جہاں سے مشرق وسطےٰ کی زبان عربی میں لٹریچر چھپتا اور دیگر عرب ملکوں میں سپلائی کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور وہ مرکز ہے انگریز کی ایک دوسری پروردہ ریاست اسرائیل میں کہ جسے انگریز نے بالکل اسی طرح عرب مسلمانوں کے قلب کو چھلنی کرنے کے لیے جنم دیا جس طرح برصغیر اور ایران میں عجم کے مسلمانوں کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مرزائیت اور بہائیت کو جنم دیا تھا اور اب یہ دونوں طائفے؛ قلب اسلام میں دو نئے اسرائیل بنانے کی سازشوں میں مصروف ہیں اور مختلف حیلوں اور بہانوں سے دیگر سہاروں کے علاوہ اپنی اپنی حکومتوں کا آسرا بھی لیے ہوئے ہیں۔

مرزائیت نے قیام پاکستان سے لے کر آج تک یہ روش اپنائے رکھی ہے کہ وہ برسر اقتدار حکومت سے شدید دشمنی اور عداوت رکھتے ہوئے اور اسے کافرانہ اقتدار شمار کرتے ہوئے بھی ظاہراً اس کی حمایت و تائید میں لگی رہتی ہے تاکہ ہر دور میں اسے مختلف سہولتیں اور مسلمانوں کے غیظ و غضب سے پناہ ملتی ہے

نیز اس بہانے دیگر مراعات کے ساتھ ساتھ مرزائی بھاری تعداد میں حکومت کے اہم مناصب پر فائض اور فائز بھی ہوتے چلے جائیں۔

نیز اندر ہی اندر وہ حکومت کی مخالفت بھی کرتی رہتی ہے کہ حکومتوں کے عدم استحکام سے ملک کا استحکام کمزور ہوتا اور ایسے فتنوں کی آبیاری میں مدد ملتی ہے اس طرح مرزائی اپنے انتہائی خوفناک سیاسی عزائم رکھنے کے باوجود سیاست کی دست درازی سے بھی محفوظ رہتے ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول میں بھی کوشاں،

بعینہٖ چند سال پیشتر ایران میں بہائیت نے بھی یہی کردار ادا کیا تھا۔ جبکہ شاہ ایران نے شیعہ علماء و مجتہدین کے خلاف کچھ انتہائی اقدام کیے تو بہائی شاہ سے شدید نفرت اور اختلاف کے باوصف شاہ ایران سے مکمل تعاون کرتے ہیں۔

مجھے خود ان دنوں ایران جانے کا اتفاق ہوا اور میں نے اپنی آنکھوں سے نہ صرف اس کا نظارہ کیا بلکہ دو تین بہائی مجلسوں میں بھی شرکت کی کہ باوجود خلاف قانون ہونے کے ان دنوں ان کی سرگرمیاں اپنے پورے شباب پر تھیں اور وہ شیعہ علماء اور شیعہ مذہب کی خامیوں اور خرابیوں کو نمایاں کرنے میں حکومت کے ذرائع اور ارکان سے بھی پیش پیش تھے اور یقیناً حکومت ان کی سرگرمیوں اور وجود سے بے خبر نہ تھی اور جب میں نے ایران ہی میں بہائیت کی ایک بستہ شری شخصیت سے بہائیت اور شاہ کے درمیان اس تعاون پر اپنے تعجب کا اظہار کیا تو اس نے مجھ سے ایک غیر ملکی سمجھتے ہوئے برملا اس کا اظہار کیا تھا کہ ہم اس طرح شاہ کی حمایت نہیں بلکہ شیعہ مسلمانوں کی مخالفت کر رہے ہیں کہ اس طرح ان کا زور بھی ٹوٹے گا اور شاہ بھی کمزور ہوگا اور اسی میں ہماری بھلائی اور ہمارا مفاد ہے۔

بعینہٖ مرزائیت پاکستان میں بھی کھیل رہی ہے کہ ملک میں جس قدر انتشار اور خلفشار پیدا ہوتا ہے یہ اسی قدر اپنے آپ کو مضبوط پاتے اور آگے لاتے ہیں اور اس طرح پاکستان کی حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اگرچہ ہمیں اس کا مکمل یقین ہے کہ ان شاء اللہ العزیز یہ دن کبھی طلوع نہیں ہوگا لیکن ارباب نظر سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ

اس راہ پر چلتے اور اس مقصد کو حاصل کرتے ہوئے مرزائی مسلمانوں اور مسلمانوں کی اس عظیم ریاست کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں اور پہنچائیں گے۔

بہت سے واقفانِ حال کا یہ بھی کہنا ہے کہ ملک میں آئے دن کی سازشوں اور ان کی بے نقابی کی داستانوں میں بھی مرزائیت کا بڑا ہاتھ ہے کہ اس طرح مرزائی آفیسر بہت سے مسلمان افسروں کو ان کے اہم کلیدی مناصب سے الگ کروا کر خود ان پر قبضہ کرتے ہیں اور اس طرح اپنی منزل کو قریب لاتے اور اپنی راہ کی رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے؟ ہم سمجھتے ہیں حکومت کو اس کا بہتر علم ہونا چاہیئے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اس سے غافل رہ کر مسلمانوں کی اس عظیم ریاست کو تباہی و بربادی کا شکار نہ ہونے دے گی۔

آخر میں ہم بعض حلقوں کے اس مطالبہ کی پرزور تائید کرتے ہیں کہ مرزائیت کو ایک مذہبی گروہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ انگریزوں کی معنوی اولاد کی حیثیت سے ایک سیاسی جماعت کی نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے صرف اس قدر تحفظات حاصل ہونے چاہیئیں جس قدر اقتدار کے حریف دوسرے سیاسی گروہوں کو بلکہ ان سے بھی کسی قدر الگ کہ اُن کے مقاصد واضح اور ظاہر ہیں اور اُن کی کاوشیں و کوششیں عیاں اور جمہوری جبکہ ان کے مقاصد خفیہ ہیں اور ان کی سعی و جہد غیر جمہوری اور غیر آئینی وگرنہ ان کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی لائی ہوئی آندھیوں سے نہ ملک محفوظ رہے گا نہ اس کے مسلمان باسی اور برسر اقتدار ٹولہ۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

معذرت

ترجمان الحدیث کے چار سالہ دور میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ پچھلے ماہ مئی کا شمارہ